اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

الحق یعلو ولا یعلی

تاریخی نام

طلوع اظہار الحق

۱۳۶۱ھ

بجواب و تردید رسالہ وہابیہ

استفتاء بغرض تحقیق حق

مؤلفہ

مولوی عبد الرحمن مصنوعی صوفی حنفی، سید، ساکن ریاست مالیر کوٹلہ

ایسا بے ادب و گستاخ آدمی اس اسلامی ریاست میں رہنے کے قابل نہیں

ریاست مالیر کوٹلہ کے روسا جناب معلی القاب عالیجناب نواب صاحب بہادر خلد اللہ ریاستہ، ابتدا سے پکے سنی حنفی اہلسنت والجماعت چلے آرہے ہیں، اور اسی طرح قیامت تک ہونگے، انشاء اللہ تعالی۔

الحمد للہ ان کی عدالت سے یہ مؤلف عبد الرحمن نو ماہ کی قید کا سزایاب ہو کر جیل کی ہوا کھا رہا ہے، اور قیامت کو خدائی جیل میں رہے گا۔ کہ بیت

از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو

مؤلفہ احقر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی،

مقیم لودہانہ

(مطبوعہ [illegible] پریس لودہانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

ومن یھد اللہ فمالہ من مضل (سورہ زمر) ترجمہ: جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اُسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں۔

ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد (سورہ رعد) ترجمہ۔ اور جس شخص کو اللہ گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔

تحمید و تمہید

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النبیین سیدنا محمدٍ وآلہ واصحابہ واھلبیتہٖ اجمعین ؕ

امابعد فقیر حقیر قاضی فضل احمد سنی حنفی، نقشبندی، مجددی عرض کرتا ہے، کہ ایک رسالہ استفتائے بغرض تحقیق حق نامی مؤلفہ صوفی سید عبدالرحمٰن گیلانی مجددی حنفی المذہب ساکن ریاست مالیر کوٹلہ ایک سنی صحیح مسلمان کے ہاتھ سے ملا۔ جو دو اور مولویوں کے مشورہ سے لکھا گیا ایک ان میں سے شیعہ صاحب ہیں، اور دوسرے اہل حدیث غیر مقلد وہابی صاحب ان جس میں مسائل علم فقہ شریف کی سخت مذمت کی گئی ہے، اور حضرت امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخت توہین اور اہانت کی گئی ہے، جس سے ہر ایک سچے مسلمان سنی حنفی اہل سنت والجماعت کو سخت رنج پہنچتا ہے، اور دل پارہ پارہ ہوتا ہے، افسوس صد افسوس! کہ ان ہر سہ مولوی صاحبان کو علم شریعت سے بالکل مس نہیں، اس رسالہ سے اُن کا علمی مایہ ظاہر ہے اس کا جواب اختصار کے ساتھ لیکن مسکت بطریق **قولہ واقول** لکھا جاتا ہے، تاکہ قارئین و ناظرین کو اس بات کے کہنے کی گنجائش نہ رہے، کہ معنوی صوفی صاحب کیا لکھا ہے، اور اس کا جواب کیا ہے، قولہ میں اصل عبارت اُس کے رسالہ کی بلفظہٖ لکھی جائے گی، اور لفظ اقول سے اس کا جواب دیا جائے گا۔ اس طرح پر۔

قولہ:۔ امابعد واضح ہو، کہ امسال اس بندۂ ناچیز کے فرزند دلبند مسمی الطاف الرحمٰن نے امتحان میٹرک دیا، بعد فراغتِ امتحان اس ذرۂ بے مقدار نے ارادہ کیا، کہ صاحبزادہ مذکور کو جس نے پہلے سے کچھ ضروری عربی علم صرف سے واقفیت حاصل کر رکھی تھی، علم دین سے واقفیت

علامہ ورق نمبر الفاظ سید صوفی گیلانی مجددی حنفی المذہب یہ الفاظ معنوی معلوم ہوتے ہیں۔
۲۔ ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب، ساکن لوہارہ۔

دلائی جائے، چنانچہ بندہ نے سب سے پہلے فقہی مسائل کی تعلیم دینے کیلئے تیاری کرلی، کیونکہ میں
نے ایک دفعہ غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار اور فتاوٰی ہندیہ ترجمہ عالمگیری میں سرسری نظر سے
دیکھا تھا، کہ فقہ کا سیکھنا افضل ہے، پورے قرآن یا باقی قرآن کے سیکھنے سے، درمختار جلد ا
صفحہ، عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۳۵ الخ بلفظہ، استفتائے بغرض تحقیق حق۔

اقول:۔ صوفی صاحب نے اپنے بیٹے کی تعلیم انگریزی کا ذکر کرکے جس کو حاصل کرنے
کے لئے دس سال صرف ہوئے، دینی تعلیم دینے کا ارادہ کیا، اور میں نے سرسری نظر سے درمختار
میں یہ دیکھا، کہ فقہ کا سیکھنا افضل ہے، پورے قرآن یا باقی قرآن کے سیکھنے سے، یہ ایک
انہوں نے طنزاً لکھا ہے، اس پر ایمان نہیں، مگر افسوس انہوں نے اپنی چرچری نظر سے آگے
اس کے اسی درمختار میں نہ دیکھا، اور صفحہ کا نمبر بھی غلط اور جھوٹا دیدیا، ان الفاظ کے صفحہ ۱
سطر ۱۱ میں یہ الفاظ درج ہیں، یعنی زاید از حاجت فقہ کا سیکھنا غیر کے نفع کے واسطے
باقی قرآن کے سیکھنے سے افضل ہے، اسواسطے کہ فقہ کا تعلم بقدر حاجت کے فرض عین ہے
وجہ افضلیت کی یہ ہے، کہ اس وقت میں تعلم فقہ کا فرض کفایہ ہے، اور قرآن کا تعلم سنت
ہے، اور فرض افضل ہے سنت سے، مگر یہ وجہ مسلم نہیں، اس واسطے کہ تمام قرآن کا سیکھنا
بھی فرض کفایہ ہے، یا افضلیت کی یہ وجہ ہے، کہ جمیع فقہ محتاج الیہ ہے، اس واسطے کہ
وقائع کا حدوث ہوتا ہے، فقہ کے ہر باب میں بخلاف قرآن کے، اسواسطے کہ قرآن میں ایک
آیت کا سیکھنا فرض ہے، اور سورۃ فاتحہ اور تین آیتوں کا سیکھنا واجب ہے، کذافی الطحطاوی
بلفظہ غایۃ الاوطار صفحہ ۱ سطر ۱۱۔ افسوس ہے، کہ صوفی صاحب کی نظر اس عبارت پر نہ پڑی،
جو طنز کا منہ بند ہو جاتا۔ جب دلی ارادہ اس کے خلاف ہے، تو کیوں اس عبارت پر نظر
پڑتی،

قولہ:۔ یہ ناچیز اسی خیال میں تھا، کہ اتفاقیہ ایک قدیمی کرمفرما خان احسان علی خانصاحب
اہل تشیع رئیس مالیر کوٹلہ نے ایک کتاب الموسومہ حقیقۃ الفقہ مؤلفہ مولوی حافظ محمد یوسف
صاحب اہلحدیث جے پوری برائے مطالعہ پیش کردی، بندہ نے کمال جانفشانی سے بہ نظر تحقیق
دازدیاد علم کتاب مذکورہ بالا کا مطالعہ بغور شروع کردیا، دوران مطالعہ میں چند ایسے فقہی مسائل
معلوم ہوئے کہ ان کے مطالعہ سے بندہ کو ایک گونہ بدظنی پیدا ہوگئی، اور مذکورہ بالا ارادہ ملتوی

کرکے یہ ناچیز، ان مسائل فقہی کی تحقیقات میں مصروف ہوگیا۔ اور اصل کتب فقہ معہ تراجم مطبوعہ مہیا کرکے ان کے حوالہ جات کی تطبیق کی دیکھ بھال شروع کردی، اصل کتب میں حوالہ جات محولہ کی پوری تطبیق اور اندراج پاکر بندہ کی غیور طبیعت نے جوش کھایا۔ اور مذہب حنفیت سے خاص ایک قسم کی نفرت پیدا ہوگئی۔ بلفظہ رسالہ مؤلف ص سطر ۱۱

اقول:۔ اسی حالت میں صوفی صاحب کو ان کے کرم فرما شیعہ صاحب سے ایک کتاب الموسومہ حقیقۃ الفقہ مؤلفہ ایک اہلحدیث غیر مقلد وہابی کی مل گئی، تو مطابق پایا۔ اور اسی سبب سے مذہب حنفی سے سخت بدظنی اور نفرت پیدا ہوگئی، یہ حالت ہے صوفی صاحب کی جن کو اتنا بھی علم نہیں ہے، کہ علم فقہ کیا چیز ہے، اور اسکے کیا معنی ہیں، اور اہل سنت والجماعت حنفی المذہب کے کتنے شرعی دلائل ہیں، اور وہ کیا کیا ہیں، جو مسلمہ اور مقبولہ تمام اہلسنت والجماعت ائمہ اربعہ کے ہیں، جو ۱۳۶۱ھ تک بلا حجت اور دلیل مانے گئے، جیسے آج ایک غیر مقلد وہابی اور ایک شیعہ صاحب اور ایک مصنوعی حنفی کو معلوم ہوئے، کسی بزرگ دیندار تابعی و تبع تابعی آئمہ مجتہدین حضرت امام اعظم حضرت امام مالک حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم یا کسی صوفی بزرگ یا صاحب کشف اولیائے کرام مجددین عظام کو معلوم نہ ہوئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت شریف جو صفحہ اول میں لکھی گئی ہے، اثر ہے، صوفی عبدالرحمن جو اپنے آپ کو صوفی کہلاتے ہیں، در اصل صوفی سے مراد دوات کا صوف ہے، یا اون کا کوٹ ہے، جیسا کہ کتب لغت میں لکھا ہے، آگے چل کر انشاء اللہ تعالیٰ اسپر اچھی طرح روشنی ڈالی جائے گی، اور حقیقۃ الفقہ کے الزامات کو دفع کیا جائیگا۔ افسوس! اپنے لڑکے کی تعلیم میں تو دس سال گزار دیے، اور خود ایک دن یا ایک مہینے کی کتاب بینی سے اسلام سے بیزار ہوگئے۔

قولہ:۔ چونکہ بندہ کو ابتداء سے حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ سے بوجہ کمال علم ایک دلی محبت چلی آتی ہے، اور بندہ کو یقین کامل ہے، کہ حضرت امام موصوف ایک محتاط ذکی الفہم عابد زاہد اور متقی بزرگ تھے، اور یہ کسی صورت میں ممکن نہیں ہوسکتا، کہ ایسے اخلاق سوز فقہی مسائل کا صرف مطالعہ سے ایک غیور طبیعت میں ہیجان واقع ہو، حضرت امام ہمام موصوف الصدر کی طرف منسوب کیے جائیں، کیونکہ اول تو امام ہمام حضرت ابوحنیفہ کی تصنیف کا ایک صفحہ بھی دنیا

میں نہیں ملتا، جیساکہ علامہ محقق مولنا شبلی مرحوم اپنی کتاب سیرۃ النعمان میں تحریر فرما چکے ہیں، اور دوسرے یہ کہ موجودہ ذخائر فقہ حنفیہ کی کوئی دلیل و سند حضرت امام اعظم رح تک نہیں پہنچتی، اور تیسرے یہ کہ امام صاحب موصوف اپنی صفائی اور بریت خود فرما چکے ہیں، جیساکہ ان کے مشہور قول سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے، کہ اگر میرے قول کو رسول علیہ السلام کی کسی صحیح حدیث کیخلاف پاؤ، تو میرے قول کو دیوار پر پھینک کر دے مارو۔ اسلئے مجبوراً گمان غالب ہوا، کہ حضرت امام اعظم جیسے محتاط اور متقی و بزرگ کی شان سے بعید ہے، کہ ایسے تنفول بے وجو اور اخلاق سوز ناگفتنی مسائل بیان کریں، اور جن کے سب وہ بلا دلیل و سند ہوں، اور قرآن و حدیث کی صریح تعلیم کے برخلاف۔ بلکہ ہندوستان کے نیوگی فرقہ اور ولم مارگیوں سے جو ماں بہن کے ساتھ زنا کو جائز سمجھتے ہیں، سبقت لیگئے ہیں، ان حالات اس بندہ ناچیز نے ارادہ کیا، کہ حضرات علمائے کرام اہل سنت والجماعت سے دریافت کروں، کہ اگر یہ ذرہ بے مقدار ایسے گندے اخلاق سوز اور ناگفتنی مسائل سے انحراف کرکے بیزاری کا ثبوت دے، تو کیا اس ناچیز کو حضرت امام اعظم علیہ الرحمتہ کی تقلید کا شرف حاصل رہ سکتا ہے، یا نہیں، لہذا بخدمت جملہ علمائے اہل سنت والجماعت بطور استفتاء التماس ہے، کہ حضرات دیوبندی اور حضرات بریلوی اس ہیچمدان کی رہنمائی فرماکر عند اللہ ماجور ہوں، ورنہ بصورت دیگر اس احقر العباد کو آگاہی بخشی جاوے، کہ ایسے فضول ناگفتنی مسائل کا اخراج کن کن آیات قرآنی اور کن کن احادیث نبوی سے استدلال لیکر کیا گیا ہے، اور یا کسی صدقہ خور محتزلی مجوسی نے بصورت مسلمان ہوکر مفت مساجد میں تعلیم پانے کے بعد حضرت امام ہمام پر اتہام گانٹھا ہے۔ بندہ جواب باصواب حاصل کرنیکے بعد پوری تسکین حاصل کرکے اپنے حسن عقیدت پر پختہ قائم رہے۔ بینوا توجروا۔ بلفظہ رسالہ مؤلف صہ۳ سطر ۲۔

اقول:۔ اس تمام عبارت میں صوفی مصنوعی نے گیارہ عبارات ایسی لکھی ہیں، جنکے جواب ناظرین اور قارئین علمائے اہل سنت والجماعت کے غور کیلئے پیش کئے جاتے ہیں، کہ کس قدر جھوٹ اور گستاخی سے کام لیا گیا ہے۔

اول:۔ حضرت امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف جھوٹی منافقانہ تقیہ سے کی گئی ہے، جو آگے ظاہر ہوتی ہے۔

دوم:۔ ان تمام مسائل فقہ کا انکار کہ حضرت امام اعظم رح کی طرف منسوب کئے گئے ہیں

صوفی صاحب بتائیں کہ آپ تینوں صاحبوں سے پہلے کسی مجتہد حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی رحمہم اللہ میں
سے ان مسائل کا انکار کیا، اور گندے اور اخلاق سوز لکھا ہے، یہ نرا جھوٹ ہے، قیامت
تک نہیں بتلا سکتے، اور علمائے اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے، یہ مسائل حضرت امام صاحب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیاس سے کتب فقہ میں درج ہیں اور صحیح ہیں،

سوم:۔ یہ بھی نرا جھوٹ ہے کہ حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف میں سے
ایک صفحہ بھی نہیں ملتا ہے، دیکھو، اسوقت کتاب فقہ اکبر ان کی تصنیف موجود ہے، اور اُس
کتاب کی شرح ایک کتاب موسومہ شرح فقہ اکبر تصنیف حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی طبع شدہ
موجود ہے، باقی اور بہت سی کتابیں اُن کے شاگردوں کی تصانیف مثلاً موطا امام محمد رحمۃ اللہ
علیہ اور جامع صغیر اور جامع کبیر وغیرہ موجود ہیں، جن کا مفصل ذکر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی فضیلت کے بیان میں آئیگا، انتظار کریں اور اُن کے شاگردوں کی نوسو ستانوے تک کتابیں
لکھی ہوئی ہیں، اور جو حوالہ شبلی نیچری کا دیا گیا ہے، بالکل غلط ہے:

چہارم:۔ یہ بھی غلط ہے، کہ موجودہ ذخائر فقہ کی کوئی دلیل وسند حضرت امام اعظم رح تک نہیں
پہنچتی، کیونکہ جو مسائل فقہ لکھے جاتے رہے ہیں، شاگردوں کے ساتھ بہت بحث مباحثہ ہو کر لکھے
جایا کرتے تھے، یہ بھی امام صاحب کے حالات میں لکھا جائیگا، انتظار کریں۔

پنجم:۔ یہ صحیح ہے، کہ کوئی قول حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف صحیح حدیث کے نہیں
یہ ان کا فرمانا صحیح ہے، یہی ان کے تقوای اور پرہیزگاری اور سچائی کی دلیل ہے، صوفی صاحب کو
چاہیے تھا کہ جو اس نے ایک سو ایک مسائل لکھے ہیں، خلاف حدیث صحیح اور آیات کے ثابت
کرتے، اب کرکے دکھائیں، میں کہتا ہوں، کہ تینوں صاحب بلکہ اور دیگر اپنے ہم مذہبوں کو ملا کر
بھی قیامت تک خلاف قرآن اور صحیح حدیث کے ثابت نہ کر سکیں گے، اس کا سبب بھی
ظاہر کیا جائیگا، انتظار کریں۔

ششم:۔ اس میں صوفی صاحب نے ایسی گستاخی اور جرأت سے کام لیا ہے، اور امام صاحب رض
کی توہین کی ہے، اور گندی گالیاں دی ہیں، پہلے اس سے کسی بزرگ علمائے کرام اور صوفیائے
عظام نے انکار کرکے ایسا نہیں لکھا، یہ صوفی صاحب کی دینی حالت ہے، اور بالکل جھوٹ
اور غلط ہے۔

ہفتم :۔ مصنوعی صوفی صاحب کا یہ لکھنا، کہ یہ مسائل خلاف قرآن و حدیث کے ہیں، پرلے درجے کی گستاخی اور بے دینی ہے، انہوں نے ایک مسئلہ کو بھی اپنی طرف سے خلاف قرآن اور حدیث کے اس رسالہ میں پیش نہیں کیا، اگر قرآن اور حدیث سے ان کو واقفیت ہے، تو خلاف لکھ کر دکھلائیں، کہ کس آیت یا حدیث کے یہ خلاف مسائل ہیں، جو قیامت تک نہیں دکھلا سکتے۔

ہشتم :۔ مصنوعی صوفی صاحب حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت رغاک بدہن) یہ لکھا ہے، کہ ہندوستان کے نیوگی فرقہ اور وام مارگیوں سے جو ماں بہن کے ساتھ زنا کو جائز سمجھتے ہیں، سبقت لیگئے ہیں، حضرت امام صاحب رح کی نسبت ایسا لکھنا، اور لکھنے والا خارج از اسلام ہے۔ مصنوعی صوفی صاحب کو قسم ہے، اس کے اپنے رب کی، جو جھوٹ بولا کرتا ہے، اور شیعہ صاحب کو ان کے اپنے علی کی جوان کا خدا ہے، اور اسی طرح مولوی محمد یوسف صاحب کو قسم ہے، اپنے جھوٹے خدا کی، اس بات کو ثابت کریں، کہ حضرت امام صاحب رض نے ایسا کونسا مسئلہ لکھا ہے، جس میں یہ لکھا ہو، کہ ماں بہن کے ساتھ زنا کرنا جائز ہے، یہ کس قدر توہین ہے، اور غضب الٰہی کے نازل ہونیکی امید ہے،

نہم :۔ مصنوعی صوفی صاحب نے جو یہ لکھا ہے، کہ حضرات علمائے کرام اہل سنت والجماعت سے دریافت کروں، کہ اگر یہ وزھب مقدار ایسے گندے اخلاق سوز اور ناگفتنی مسائل سے انحراف کرکے بیزاری کا ثبوت دے، تو کیا اس ناچیز کو حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کی تقلید کا شرف حاصل رہ سکتا ہے، یا نہیں، میں کہتا ہوں، کہ مصنوعی صوفی حنفی کی طرف سے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صریح گالیاں ہیں، اسی طرح شیعہ صاحب اور غیر مقلد وہابی صاحب کی کتابوں میں حضرت امام صاحب کو گالیاں دی گئی ہیں، جبکہ وہ خدا اور رسول اور خلفائے راشدین و ازواج مطہرات کو گالیاں دینے سے نہیں چوکتے، تو حضرت امام صاحب رح کی ان کے دلوں میں کیا قدر ہوسکتی ہے علمائے کرام اہل سنت والجماعت کے نزدیک کفر تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ العیاذ باللہ تقلید کی یہاں کیا حیثیت ہوسکتی ہے۔ بلکہ اس شخص پر جو حضرت امام ائمہ کے قول کو رد کرے اسپر ریت کے دانوں کے برابر لعنتیں ہیں، (دیکھو فضائل امام اعظم رض) اور امید ہے کہ علمائے کرام ملاحظہ فرما کر ان ہر سہ اشخاص پر فوراً کفر صادر فرما دینگے۔

دہم :۔ مصنوعی حنفی نے جو یہ لکھا ہے، کہ ایسے فضول ناگفتنی مسائل کا اخراج کن کن آیات

قرآنی اور کن کن احادیث نبوی سے استدلال لیکر کیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں، کہ مصنوعی حنفی صاحب
پہلے ان مسائل کو خلاف آیات اور حدیث ثابت کریں، پھر ان مسائل کے دلائل کا اخراج
آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے دکھلایا جائیگا۔ جس کا ذکر ابھی آتا ہے، انتظار کریں
یازدہم:۔ مصنوعی حنفی صاحب نے جو یہ لکھا ہے، کہ کسی صدقہ خور معتزلی مجوسی عالم نے
بصورت مسلمان ہو کر مفت مساجد میں تعلیم پا چکنے کے بعد حضرت امام ہمام پر اتہام لگایا ہے۔
میں کہتا ہوں، کہ مصنوعی حنفی نے امام صاحب کو صدقہ خور معتزلی مجوسی لکھدیا ہے، جو آج تک
تیرہ سو برس ہوئے کسی عالم بزرگ نے ایسا نہیں لکھا۔ مزا تب تھا، کہ مصنوعی حنفی کسی مجوسی مذہب
کی کتاب سے ان مسائل کو نکالکر دکھلاتا، یا اس مجوسی عالم کا نام بتاتے، مگر یہاں صرف امام اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقہ خور مجوسی بناکر توہین کرنا مقصود ہے، صد ہزار افسوس! جو لوگ وہابی اور شیعہ
فرقوں کے ہوں، اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور آپ کے یار غار اور جاں نثار خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم و اولیائے کرام
کو سخت گالیاں دیں، نقل کفر کفر نباشد، یہانتک کہ کہیں خدا جھوٹ بولتا ہے
اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چمار اور بیل اور گدھے اور کتیا کا ذکر لیکر تشبیہ دیں۔
اور کہیں کہ ان سے شیطان کو علم زیادہ تھا، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
تمام پیغمبران علیہم السلام سے افضل جانیں، اور بلکہ ان کو خدا کہیں، دیکھو میری کتاب مسمّٰی
انوار آفتاب صداقت مصدقہ علمائے کرام وصوفیائے عظام ملک کشمیر و پنجاب اور ہندوستان
وہی لوگ اب تیرہ سو سال کے بعد حضرت امام الائمہ سراج الامۃ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو گالیاں دیں، تو ان کے نزدیک یہ امر ادنیٰ اور معمولی ہے، جب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ
سلم کا خوف نہ رہا، تو پھر کیا پرواہ ہے، خسر الدنیا والآخرۃ۔ العیاذ باللہ۔ یہ بھی یاد رہے، کہ جو مسائل
روعی اجتہادیہ کتاب درمختار اور دیگر تمام کتب فقہ میں تمام علمائے کرام اہل سنت والجماعت کا
ن پر اتفاق اجماع مسلمین ہو چکا ہے، جو بموجب حدیث شریف صحیحہ مارآہ المسلمین حسناً فھو عند اللہ
حسن۔ یعنی جس بات کو مسلمان اچھا سمجھیں، وہ خدا کے نزدیک اچھا ہے، اس کا انکار کرنیوالا رسول کریم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا منکر ہے، اسلئے وہ کافر ہے، جو دنیا میں ذلیل اور عاقبت میں خوار ہوگا۔
اہل سنت والجماعت کے مقبولہ اور مسلمہ چار دلائل ہیں، قرآن شریف، حدیث شریف،

اجماع امت، قیاس مجتہد، مذہب اہل سنت والجماعت کی نسبت اور دیگر فرق کی نسبت

حدیث شریف صحیح میں آیا ہے، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایا، کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے، جو سب کے سب دوزخی ہونگے، مگر ان میں ایک فرقہ ناجی ہوگا، صحابہ کرام رض نے عرض کی کہ وہ فرقہ ناجی کون ہوگا حضور ؐ نے فرمایا، کہ وہ فرقہ ناجی اہل سنت والجماعت ہوگا۔ اہل سنت والجماعت کا صحیح عقیدہ یہی چار دلائل شرعیہ ہیں پہلا قرآن شریف، دوسرا حدیث شریف، جو مسئلہ قرآن شریف میں نہ ہو، وہ حدیث شریف میں دیکھا جائے، اگر اس میں بھی نہ ہو، تو اجماع امت میں دیکھا جائے، اگر اس میں بھی نہ ملے تو قیاس مجتہد کو لیا جائے، بالخصوص حضرت امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد کو لیا جائے، جو انہوں نے اپنی فراست سے، جو صحیح حدیث شریف میں آیا ہے، کہ اتقوا فراست المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ (عبد الرزاق) ترجمہ: مسلمانوں مومن کی فراست سے ڈرتے رہو، تحقیق وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتا ہے، تمام ممکن الوقوع مسائل جو قیامت تک ہونے والے ہیں، ہر سہ دلائل شرعیہ مندرجہ بالا پر غور فرماتے ہوئے تحریر فرمائے ہیں، جن پر اپنے شاگردوں سے جو مجتہد کے درجے تک پہنچے ہوئے تھے، اچھی طرح بحث اور مباحثہ کے بعد لکھے گئے، اور آخیر اجماع امت ہوگیا۔ اور انکاری کی کوئی گنجائش نہ رہی، جس پر اس زمانہ کے دوزخی فرقے شور وغل کر کے انکار کرتے ہیں، اب میں کتاب متن تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار جس کا ترجمہ غایۃ الاوطار ہے، کی تعریف جس میں یہ مسائل فقہ اجتہادیہ درج ہیں لکھتا ہوں، جسکو مصنوعی حنفی نے سرسری نظر سے دیکھا، بغور نہیں دیکھا، پھر علم فقہ، مراتب اجتہاد کی فضیلت اور حضرت امام اعظم کے فضائل اور دلائل خمسہ کی تعریف لکھتا ہوں، شاید خداوند کریم کی مہربانی سے ہر سہ صاحبان ہدایت کی طرف رجوع کریں، مگر امید کم ہے۔ وھو ھذا۔

اول:- کتاب متن تنویر الابصار و شرح درمختار ترجمہ غایۃ الاوطار کی فضیلت میں۔

(۱)- بعد حمد و صلوٰۃ کے احقر العباد محمد احسن صدیقی نانوتوی عرض کرتا ہے، کہ کتاب درمختار شرح تنویر الابصار فقہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ کی جنکا مذہب ہندوستان میں مروج ہے، اس فن میں نہایت معتبر ہے، اس زمانے کے سب علما اس بات پر متفق ہیں، کہ جس طرح کی تنقیح مسائل و تصحیح دلائل اس کتاب کے مؤلف محمد علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ نے کی ہے، دوسری کتابوں میں

نہیں پائی جاتی، حتی کہ یہ کتاب باوجود فتاوی ہونیکے مدار مذہب ٹھہر گئی، اور سب علمانے اس کی
روایات کو مستند جانا اور اسیوجہ سے بڑے بڑے عالم علامہ حلبی اور علامہ طحطاوی اور شیخ رحمتی اور
محمد عابد سندی مدنی اور ابن عابدین شامی وغیرہم نے اس کتاب پر حواشی لکھے، فتاووں میں سے
اور کوئی اس طرح کا نہیں، جس پر اس قدر حاشیے اول سے آخیر تک ہوں، یا اس کے مثائل
مثل متنوں کے منصور ہوں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار، جلد ۱ صفحہ ۳ سطر ۳۔
(۲)۔ اور رسول کریم کے دو ساتھ لیٹنے والے جلیل القدر کے سامنے یعنی ابی بکر صدیق رضی اللہ
عمر فاروق رض بعد الاذن منہ صلی اللہ علیہ وسلم) در مختار کی تبیین شروع ہوئی، رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے، اُن کے بعد حق تعالیٰ اُس ذات مقدس پر رحمت خاص نازل کرے
اور سلام، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صفحہ ۷ سطر ۱۲۔
(۳)۔ کتاب متن تنویر الابصار و شرح در مختار ترجمہ غایۃ الاوطار کی فضیلت میں سا
(تنویر الابصار) نے خواب میں دیکھا، کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر
تشریف لائے، اور زبان مبارک کو میرے منہ میں داخل کیا، بعد اس خواب کے
نے تالیف اس متن کی شروع کی سو یہ مزیت ماتن اور شارح کے کمال اخلاص کا ثمرہ ہے، کہ
فی الطحطاوی، بلفظہٖ غایۃ الاوطار، ترجمہ در مختار صفحہ ۳ سطر اول۔
(۴)۔ باوجود عدم عصمت کے سو جو شخص کہ خوب سمجھ لیگا، میری اس کتاب کو تو وہ فقیہ
ہے، یعنی مسائل فقہ کا خوب واقف ہوگا۔ اور جو فتحیاب ہوگا۔ اس کتاب کے مطلب پر
اپنا منہ بھر کے کہیگا، کہ بہت مطالب کو اگلا پیچھے کیا اسواسطے چھوڑ گیا۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار صفحہ
سطر ۲۵۔
(۵)۔ فی الواقع کہ کتاب در مختار ضبط ربط مسائل اور حسن اختصار میں عدیم المثال
واسطے عرب وعجم میں مطرح انظار رجال ہے، اور جس نے اس کتاب کو حاصل کیا، سو مقر
اس کو بہت حصہ ملا۔ اسواسطے کہ غایۃ الاوطار وہ سمندر ہے، لیکن بے کنارہ اور بڑی
بوندوں کا مینہ ہے، پر وہ لگا تار ہے۔ بلفظہٖ صفحہ ۱۱ سطر اول۔
(۶)۔ سو اب ہم سوال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے امر خیر کی مددگاری اور مقبولیت اس
کتاب کی بوسیلہ مرتبہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور کیونکر یہ کتاب مقبول نہ ہو جا

حق تعالیٰ نے ابتدا صاف کرنے اس کتاب کے مسودہ سے مبیضہ کی طرف میسر کردی۔
روضہ محفوظ اور امکان مانوس میں سامنے چہرہ مبارک صاحب رسالت اور جامع کمال
و شجاعت اور سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ہم خوابوں کے جو جلیل القدر اور دو شیر
کامل الوجود ہیں یعنی ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان دونوں سے اور باقی تمام
صحابہ سے اور ہمارے باپ دادوں سے اور اصحاب کے نیک پیروں سے قیامت کے
دن تک پھر ابتدا صاف کرنے کی ہوئی کعبہ شریف کے سامنے میزاب رحمت کے نیچے اور حطیم
اور مقام ابراہیم میں اور اللہ تہ تمامی کتاب کا آسان کرنیوالا ہے۔ تو ابتدا تحقیق اس کتاب کی
مدینہ منورہ میں روضہ مقدسہ کے اندر مواجہ شریف نبویؐ میں ہوئی اور ابتدائے اضافی بیت اللہ
میں ہوئی۔ بلفظہ صہ ۳۳ سطر ۱۴ غایۃ الاوطار۔ اللہ اکبر کتنی بڑی فضیلت اس کتاب کی ہے
اس کا انکار آجکل کے دو وہابی اور ایک شیعہ کر رہے ہیں، یہ سخت بدبختی اور گمراہی کا نتیجہ ہے جو اللہ
حکم اور رسول کریم صلی اللہ کی عزت اور تعظیم کا انکار کیا گیا ہے۔ العیاذ باللہ۔
دوم - علم فقہ کی فضیلت اور اسکے معنوں کے بیان میں اسی کتاب غایۃ الاوطار بلفظہ صہ ۱۲ سطر ۲۴
(۱)۔ شارح کا حکم یہ ہے کہ فقہ کا حاصل کرنا بقدر ضرورت واجب ہے۔
(۲)۔ اور فضیلت علم فقہ کی یہ ہے کہ سوائے علم عقائد اور تفسیر اور احادیث اور اصول فقہ کے
تمام علموں سے فقہ کا علم افضل ہے۔ غایۃ الاوطار بلفظہ صہ ۱۲ سطر ۲۵۔
(۳)۔ اور نسبت یہ ہے کہ علم فقہ ظاہر کی اصلاح کرتا ہے۔ جیسے عقائد اور تصوف باطن
کی اصلاح کرتے ہیں، کذا فی الحلبی بتصرف۔ بلفظہ غایۃ الاوطار صہ ۱۲ سطر ۲۶۔
(۴)۔ اور فقہ بکسرۂ قاف صیغہ ماضی کا بمعنے علم ہے۔ یعنی دریافت کیا اور جانا اور فقہ بکسر اول و
سکون ثانی اس کا مصدر ہے بمعنی علم و فہم اور فقہ بضم قاف جس کا مصدر فقاہت ہے، اس وقت
بولتے ہیں جب آدمی فقیہ ہو جائے، خلاصہ یہ ہے کہ فقہ کا ماضی مکسور القاف ہے، اور اصطلاحی کا
مضموم القاف ہے، بلفظہ غایۃ الاوطار صہ ۱۲ سطر ۲۷۔
(۵)۔ اور علما اصول فقہ کی اصطلاح میں فقہ عبارت ہے، احکام شرعی فرعی کے اس علم سے
حاصل ہوا ہو احکام کے دلائل مفصلہ سے۔ بلفظہ غایۃ الاوطار صہ ۱۳ سطر ۳۔
(۶)۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس فقہ کے دلائل تفصیلی ہیں،

اس تعریف سے معلوم ہوا، کہ اصولیوں کے نزدیک فقیہ حقیقی فقط مجتہد ہے، یا مانند اس کے، اس واسطے کہ مقلد پر دلائل سے استدلال کرنا ضروری نہیں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ۱۳ سطر ۶۔

(۷)۔ اور اہل حقیقت یعنی صوفیائے کرام کے نزدیک فقہ عبارت ہے، علم اور عمل کی جامعیت سے۔ حقیقت مغز ہے شریعت کا اور حقیقت شریعت سے باہر نہیں، اور نہ شریعت حقیقت سے جدا ہے اور جو حقیقت کو شریعت سے جدا جانتا ہو، اس پر کفر کا خوف ہے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ۱۳ سطر ۱۰

نوٹ:۔ مؤلف رسالہ اور کتاب حقیقۃ الفقہ اور ان کے دوست اس کفر سے بچیں۔

(۸)۔ اور فقہ کی استمداد اور مددگاری کتاب یعنی قرآن مجید اور سنت نبوی اور اجماع اور قیاس سے ہے۔ یعنی امور اربعہ مذکورہ فقہ کے ماخذ اور اصول ہیں، دریافت کرنا چاہیئے، کہ قبل از اسلام کے شریعت غیر منسوخ قرآن مجید کے تابع ہے، اور سنت سے قول اور فعل اور تقریر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مراد ہے۔ تقریر اس سے عبارت ہے، کہ کوئی امر حضرتؐ کے سامنے ہوا اور حضرتؐ نے اس کو جائز رکھا۔ اسپر انکار نہ کیا، اور صحابہ کرام رضی کے اقوال تو سنت میں داخل ہیں، اور اجماع سے مراد ان لوگوں کا اجماع ہے، جنکا اجماع شمار کے لائق ہے، چنانچہ صحابہ کرام اور تمام مجتہدین عصر کا اتفاق اور تعامل ناس یعنی لوگوں کا عمل رائج تو اجماع کا تابع ہے اور قیاس سے مراد وہ قیاس ہے، جو کتاب اور سنت اور اجماع سے مستنبط ہو۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ۱۳ سطر ۲۳۔ مؤلف اور اس کے ساتھیوں کو علم فقہ سے ذرا بھی مس نہیں ہے۔

(۹)۔ فقہ کی غرض اور علت غائی سعادت دارین کی ظفریابی ہے۔ اور فقہ کی بزرگی اور فضیلت تو بہت مشہور ہے۔ م۔ جامع ترمذی میں ابوامامہ رضی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر مقرر اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اور اہل السمٰوٰت اور اہل ارض یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں دریا میں بھلائی چاہتے ہیں ان کی جو لوگوں کو خیر کی تعلیم کرتے ہیں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ۱۴ سطر ۵۔

(۱۰)۔ اور منجملہ فضائل کے وہ قول ہے، جو خلاصہ وغیرہا میں ہے، کہ نظر کرنا ہمارے اصحاب کی کتابوں میں بدوں سماع یعنی فقہ کی کتابوں کو مطالعہ کرنا بدون اس بات کے کہ استاد سے سنا ہو تہجد کی نماز سے بہتر ہے، اور فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن کے سیکھنے سے۔ م۔ یعنی زائد از حاجت فقہ کا سیکھنا غیر کے نفع کیواسطے باقی قرآن سیکھنے سے افضل ہے، اس واسطے کہ فقہ

کا تعلم بقدر حاجت کے فرض عین ہے، بلفظہ غایۃ الاوطار صـ۱۲ سطر ۱۰۔

(۱۱)۔ اور البتہ حق تعالیٰ نے فقہ کی مدح کی ہے، اسکو مسمّٰی بخیر کرکے اپنے اس قول میں ومن یوت الحکمۃ الآیۃ یعنی جسکو حکمت دی گئی اسکو بہت خیر دی گئی۔ اور سفر مفسرین کے ایک گروہ نے حکمت کو تفسیر بعلم فروع کیا ہے، جو فقہ کا علم ہے، بلفظہ غایۃ الاوطار صـ۱۲ سطر ۳۶۔

(۱۲)۔ ایک علم وہ ہے، جو پختہ ہوا۔ اور کمال کو بھی پہنچ گیا۔ اور وہ علم حدیث اور علم فقہ کا ہے بلفظہ غایۃ الاوطار صـ۱۹ سطر ۳۰۔

(۱۳)۔ اور البتہ فقیہوں نے کہا، کہ فقہ کا کھیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بویا۔ اور علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو سینچا۔ اور ابراہیم نخعی رح نے اس کو کاٹا۔ اور حماد رح نے اس کو مانڈا یعنی اناج جدا کیا، بھوسی سے اور ابوحنیفہ رح نے اسکو پیسا اور ابو یوسف رح نے اسکو گوندھا۔ اور محمد بن حسن رح نے اسکی روٹیاں پکائیں اور باقی لوگ اسکے کھانے والے ہیں، م۔ ابو یوسف اور محمد رح شاگرد ہیں ابوحنیفہ رح کے اور ابوحنیفہ رح شاگرد ہیں حماد رح کے اور حماد رح ابراہیم نخعی رح کے۔ اور ابراہیم نخعی رح علقمہ رح کے اور علقمہ رح عبداللہ بن مسعود رض صحابی کے۔ خلاصہ یہ ہے، کہ اجتہاد اور استنباط کا طریقہ ابن مسعود سے شروع ہوا۔ اور فقہ کی ترقی ہوتی گئی، یہاںتک کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کمال کو پہنچایا۔ اور محمد بن حسن نے امام کی روایات کو جمع کرکے فروع کو منقح کیا، اور جس قول سے امام نے رجوع کیا، اسکو بیان کردیا، اور حوادث ان کے وقت میں بکثرت ہوئے، تو انہوں نے فقہ کو مدون کیا اور کتابیں تصنیف کیں، بلفظہ غایۃ الاوطار۔ صـ۱۹ سطر ۱۷۔

(۱۴)۔ اور بیشک حسن (شاگرد حضرت امام اعظم رح) کا علم ظاہر ہوگیا۔ ان کی تصنیفات سے چنانچہ جامع صغیر اور جامع کبیر اور مبسوط اور زیادات اور نوادر یہانتک کہ کہا گیا ہے، کہ انہوں نے دین کے علوم میں نوسو ستانوے ۹۹۷ کتابیں تصنیف کی ہیں، بلفظہ غایۃ الاوطار۔ صـ۱۹ سطر ۲۷۔

اللہ اکبر! ان ۱۴ عبارات مذکورہ بالا کو عبدالرحمن صاحب معنوی صوفی حنفی مجددی نے نظر سرسری سے بھی نہ دیکھا، اگر نظر غائر سے دیکھ لیتے تو اپنے مسائل کو پیش نہ کرتے، ممکن ہے دیکھا ہو، مگر آتش حسد نے اس کی پرواہ نہ کرنے دی، اسی طرح مولوی محمد یوسف اہل حدیث وہابی نے اپنی کم علمی کیوجہ سے کتاب حقیقۃ الفقہ لکھ ڈالی اور آج اپنی خفت پر دور اندیشی نہ کرکے ندامت اٹھانی پڑی، اور شیعہ صاحب تو اپنی عداوت سابقہ کی وجہ سے ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ افسوس!!!

سوم۔ مجتہد کی تعریف اسی کتاب سے۔

(۱)۔ مجتہد مقید کی تعریف میں اختلاف ہے، بعضوں نے کہا، کہ جو دس سوالات کے جواب میں آٹھ سوالات کا جواب ٹھیک دے، اور دو جوابوں میں چوک جائے، وہ مجتہد ہے، اور بعضوں نے کہا، کہ اجتہاد کیواسطے حفظ مبسوط اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور محکم اور ماؤل کی اور لوگوں کی عادات اور عرف کا علم ضروری ہے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار ص۳۱ سطر ۱۲۔

(۲)۔ علما نے ذکر کیا ہے، کہ مجتہد مطلق یعنی جو اصول اور قواعد میں دوسرے مجتہد کا پیرو نہ ہو وہ مفقود ہوگیا۔ یعنی اب ایسا کوئی مجتہد نہیں ہے۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار ص۳۲ سطر ۱۵۔

(۳)۔ مجتہد مقید کے تو سات مرتبے مشہور ہیں، مراتب سبعہ کا یوں بیان ہے، کہ پہلا طبقہ مجتہدین شرع کا ہے، چنانچہ چاروں امام اور اُنکے مانند جنہوں نے اصول اور قواعد کو موسس اور مقرر کیا، اور احکام فروع کو دلائل اربعہ یعنی کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس سے مستنبط کیا۔ اور وہ اس میں کسی کے مقلد نہیں ہیں، (مجتہد مطلق) دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا، چنانچہ ابو یوسف رح اور محمد رح وغیرہما من اصحاب ابی حنیفہ جنہوں نے احکام کو نکالا ائمہ اربعہ سے بموجب ان قواعد کے جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ٹھہرائے، اگرچہ صاحبین وغیرہما نے بعض احکام فروع میں امام رح کا خلاف کیا لیکن قواعد اور اصول میں اُن کے متبع ہیں، اور اسی وجہ سے امام شافعی رح وغیرہ سے ممتاز ہیں۔ تیسرا طبقہ مجتہدین فی المسائل کا الخ۔ چوتھا طبقہ اصحاب تخریج کا مقلدین سے الخ۔ پانچواں طبقہ اصحاب ترجیح کا مقلدین سے الخ۔ چھٹا طبقہ ان مقلدوں کا ہے، جو مابین اقوای اور قوی اور ضعیف اور ظاہر مذہب اور ظاہر الروایۃ اور روایت نادرہ کی امتیاز کرنے پر قادر ہیں، الخ۔ ساتواں طبقہ ان مقلدوں کا جو تمیز روایات پر قادر نہیں الخ۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار ص۳۲ سطر ۱۷۔

چہارم۔ حضرت امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجتہدین مطلق کی حالات اور فضیلۃ بیان میں مختصراً اسی کتاب سے (حضرت امام صاحب رح کے حالات اور فضائل میں بڑی بڑی مانید کتب لکھی ہوئی موجود ہیں، لیکن یہاں پر اسی متبولہ کتاب سے جو اس میں درج ہے، لکھا جاتا ہے)۔ وھو ہٰذا۔

(۱)۔ اسمٰعیل ابی رجا نے کہا، کہ میں نے محمد بن حسن رح (شاگرد امام صاحب) کو خواب میں دیکھا، اُن کہا، کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا، انہوں نے کہا، کہ مجھکو بخشدیا، پھر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں

تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا، تو یہ علم تجھ کو نہ دیتا، پھر میں نے کہا، تو ابو یوسف رح کہاں ہیں کہا کہ ہم سے نزدیک درجے اوپر ہیں، میں نے کہا، کہ ابو حنیفہ رح کہاں ہیں، کہا کہ دور ہیں، وہ تو علیین کے اوپر ہیں علیین جنت میں بالاتر مکان ہے، بلفظ غایۃ الاوطار صفحہ ۲ سطر ۱۴۔

(۲) خطیب بغدادی محدث نے حفص بن عبد الرحمن رض سے روایت کی، کہ میں نے مسعر بن کدام رض سے سنا، کہتے تھے، کہ ایک رات میں مسجد میں گیا، ایک مرد کو نماز پڑھتے دیکھا، مجھ کو اس کی قرأت پسند آئی، سو اس نے قرآن کا ساتواں حصہ پڑھا، سو اسی طرح پڑھتا رہا، یہانتک کہ تمام قرآن ختم کیا، پھر میں نے جو ان کو دیکھا، تو وہ ابو حنیفہ رح ہے، بلفظ غایۃ الاوطار۔ صفحہ ۲ سطر ۲۴۔

(۳)۔ خطیب نے حماد بن یوسف سے روایت کی، کہ میں نے اسد بن عمر سے سنا کہتے تھے، کہ ابو حنیفہ رح نے عشا کی نماز کے وضو سے فجر کی نماز چالیس برس پڑھی، اور اکثر شب تمام قرآن کو ایک رکعت میں پڑھتے تھے، بلفظ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۳ سطر ۱۔

(۴) خطیب نے یحییٰ بن نصر سے روایت کی کہ ابو حنیفہ رح کو رمضان میں قرآن کریم ساٹھ بار اکثر ختم کیا کرتے تھے، بلفظ غایۃ الاوطار صفحہ ۲ سطر ۲۷۔

(۵)۔ اور جس مکان میں ان کی وفات ہوئی ستر ہزار بار قرآن کو ختم کیا گیا بلفظ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۱ سطر ۲۔

(۶) خطیب نے حماد بن ابی حنیفہ رض سے روایت کی، کہ جب ہمارے والد کا انتقال ہوا میں نے حسن بن عمارہ سے کہا، کہ تم ان کو غسل دو جب انہوں نے نہلایا، تو کہا، کہ اللہ تجھ پر رحم کرے، اور تیری مغفرت کرے، تو نے افطار نہیں کیا تیس برس سے اور تیری آنکھیں نہیں جھپکیں چالیس برس سے، مقرر تو نے اپنے بعد مشقت میں ڈالا۔ اور قاریوں کو یہ فضیحت کیا، بلفظ غایۃ الاوطار صفحہ ۲ سطر ۱۳۔

(۷)۔ خطیب نے ابو یوسف رح سے روایت کی، کہ میں چلا جاتا تھا، ابو حنیفہ کے ساتھ، میں نے سنا، ایک دوسرے مرد سے، کہتا تھا، کہ یہ ابو حنیفہ ہیں، کہ رات کو نہیں سوتے ہیں، تو امام نے کہا، کہ واللہ لوگ میرا حال وہ نہ کہیں، جو میں نہیں کرتا ہوں، اور رات کو ان کی عادت تھی اور دعا اور تضرع کی، بلفظ غایۃ الاوطار، صفحہ ۲ سطر ۵۔

(۸)۔ امام نے پچپن حج کئے، بلفظ غایۃ الاوطار صفحہ ۲ سطر ۷۔

(۹)۔ اپنے پرودگار جل شانہٗ کو خواب میں سو بار دیکھا، اور روایت کا ایک قصہ مشہور ہے، حافظ نجم الدین نے وہ قصہ یوں مذکور کیا ہے، کہ امام رحمۃ اللہ علیہ نے رب العزت کو خواب میں ننانوے بار دیکھا، سو کہا، اپنے جی میں کہ اگر اب سوویں بار دیکھونگا، تو سوال کرونگا، کہ خلائق اس کے عذاب سے قیامت کے دن کس چیز سے نجات پائیگی، کہا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھر میں نے حق سبحانہٗ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، تو عرض کیا، کہ اے پروردگار کس چیز سے نجات پائے گی خلائق تیرے عذاب سے قیامت کے دن، تو فرمایا، کہ جو صبح و شام یوں کہا کریگا، سبحان الابدی الابد سبحان الواحد الاحد سبحان الفرد الصمد سبحان رافع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علیٰ ماءٍ جمد سبحان من خلق الخلق فاحصاھم عدد سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد سبحان الذی لم یتخذ صاحبۃً ولا ولداً سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احدٌ۔ وہ شخص میرے عذاب سے نجات پائیگا، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صفحہ ۲ سطر ۱۵۔

(۱۰)۔ امام صاحب نے اپنے آخر حج میں کعبہ شریف کے خادموں سے ایک رات داخل ہونے کی اجازت لی، تو کھڑے ہوئے نماز میں بیت اللہ شریف کے دو ستونوں کے درمیان۔ دہنے پاؤں پر اور بایاں پاؤں دہنے کی پشت پر رکھا، یہانتک کہ نصف قرآن ختم کیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے بائیں پاؤں پر اور دہنا پاؤں اُسکی پشت پر رکھا، یہاں تک کہ قرآن کو ختم کیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا، پھر جب سلام پھیرا، تو روئے اور مناجات کی اپنے رب سے اور کہا، الٰہی تیرے اس بندۂ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسی کہ تجھ کو لائق ہے لیکن نہ تجھ کو جانا جیسا کہ تیرے جاننے کا حق ہے، تو اس کی خدمت کے نقصان کو بخش دے یعنی کمال عرفان کو نقصان خدمت کا کفارہ کر، تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ اے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو نے ہم کو جانا جیسا کہ حق معرفت تھا، اور البتہ تو نے ہماری خدمت کی خوب ہی خدمت کی، اور مقرر ہم نے تجھ کو بخشا، اور اس کو بخشا جو تیرے تابع ہوا، ان لوگوں میں سے جو تیرے مذہب پر ہیں، قیامت تک، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۲

(۱۱)۔ امام ابوحنیفہ سے کہا گیا کہ کس چیز سے تم اس مرتبہ کو پہنچے، کہا کہ میں نے بخل نہیں کیا غیر کے بتانے سے اور نہ عار کی سیکھنے سے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۲ سطر ۲۔

(۱۲)۔ امام صاحبؒ سے کسی نے ایک بار پوچھا کہ یہ علم آپ کو کیونکر حاصل ہوا۔ جواب دیا کہ محنت اور شکر گذاری سے حاصل ہوا۔ جواب دیا کہ محنت اور شکر گذاری سے حاصل ہوا۔ جب میں نے کسی حکمت اور فقہ کو سیکھا، تو میں نے کہا، الحمد للہ، یعنی خدا کا شکر ہے، جس نے مجھ کو اس قسم کی توفیق دی تو میرا علم اس محنت اور شکر گذاری سے بڑھتا گیا۔ یعنی اس واسطے کہ شکر مزید نعمت کا باعث ہے، بلفظہ غایۃ الاوطار صہ ۲۲ سطر ۳۔

(۱۳)۔ مسعر بن کدام نے کہا، کہ جو امام ابو حنیفہؒ کو درمیان اپنے اور حق تعالیٰ کے کرے یعنی ان کو وسیلہ کرے، اور ان کے مذہب پر چلے امید رکھتا ہوں، کہ اس کو کچھ خوف نہ ہو، بلفظہ غایۃ الاوطار صہ ۲۲ سطر ۵۔

(۱۴)۔ مسعر بن کدام نے امام کی مدح میں کہا، کہ کفایت کرتی ہے مجھ کو قیامت کے دن نیکوں سے وہ چیز جو میں نے تیار کر رکھی ہے، رحمٰن کی رضامندی میں سو وہ چیزیں دین نبی محمدؐ کا جو تمام خلق سے بہتر ہیں، پھر بعد اس کے میرا اعتقاد نعمان کے مذہب کا یعنی ابو حنیفہ۔ غایۃ الاوطار صہ ۲۲ سطر ۷۔

(۱۵)۔ روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ مقرر آدمؑ نے میرے سبب سے فخر کیا اور میں فخر کرتا ہوں، ایک مرد کے سبب سے جو میری امت میں ہے، نام اس کا نعمان ہے اور کنیت اس کی ابو حنیفہ ہے، وہ میری امت کا چراغ ہے، غایۃ الاوطار صہ ۲۲ سطر ۱۱۔

پیشگوئی :-

(۱۶)۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے، کہ تمام انبیاءؑ میرے سبب سے فخر کرتے ہیں، اور میں ابو حنیفہؒ کے سبب فخر کرتا ہوں، جو اس کے ساتھ محبت رکھے سو مقرر اس نے میرے ساتھ رکھی (محبت) اور جو اس کے ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اُس نے میرے ساتھ دشمنی رکھی (یہ پیشگوئی) بلفظہ غایۃ الاوطار۔ صہ ۲۲ سطر ۱۳۔

(۱۷)۔ طحاوی نے کہا، کہ اگر کوئی کہے، کہ صحابہ کرام یقیناً افضل ہیں، ابو حنیفہؒ سے تو حضرات حق بلا اشتباہ ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ ابو حنیفہؒ اُس زمانے میں مذکور ہیں کہ صحابہ کا زمانہ منقطع ہو گیا تھا، اور سنت میں کچھ ضعف طاری تھا، تو ان کا وجود خلق کیواسطے رحمت ہو گیا، اور احکام کے فہم میں نفع عظیم حاصل ہوا۔ غایۃ الاوطار۔ صہ ۲۲ سطر ۱۵۔

(۱۸)۔ جرجانی مناقب نعمانیہ میں اپنے مسند کے ساتھ سہل بن تستریؒ سے روایت کی، کہ

کہ اگر امت موسوی اور عیسوی میں ابوحنیفہؒ کے مانند عقل و دیانت میں کوئی عالم ہوتا، تو وہ لوگ یہودی اور نصرانی نہ ہوتے، غایۃ الاوطار صـ ۲۲ سطر ۲۲۔

(۱۹) - میں کہتا ہوں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ابوحنیفہؒ کی بشارت دی، اس حدیث میں جسکو ابونعیم نے حلیہ میں ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی، قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال ابناء فارس۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر ہوتا، تو البتہ چند مرد ابناء فارس کے اُسکو پا جاتے، اور حدیث ابوہریرہ رضؓ کی صحیح بخاری اور مسلم میں ان الفاظ سے ہے۔ لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجال من فارس۔ اور صحیح مسلم میں یوں ہے، لو کان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ۔ اور اسی مضمون کی حدیث شیرازی نے القاب میں اور معجم طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے، تو یہ اصل صحیح معتمد ہے، بشارت اور فضیلت میں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ ۲۳ سطر ۲۶۔

(۲۰) خطیب بغدادی شافعی نے روایت کی، ابو یحییٰ حمانی سے کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا کہتے تھے، کہ میں نے ایک خواب دیکھا سو اس نے مجھ کو بہت پریشان کیا، میں نے دیکھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کھودتا ہوں، سو میں بصرہ میں گیا، میں نے ایک شخص سے کہا کہ محمد بن سیرینؒ سے اس خواب کی تعبیر دریافت کرے، تو انہوں نے کہا، کہ یہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نشر اور مشہور کریگا۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ ۲۳ سطر ۴۔

(۲۱) خطیب نے ابی وہب بن مزاحم سے روایت کی، کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا، کہتے تھے، کہ اگر اللہ تعالیٰ میری فریاد رسی نہ کرتا، ابوحنیفہ اور سفیان کے سبب، تو میں بھی اور آدمیوں کی طرح ہوتا، بلفظہٖ غایۃ الاوطار۔ صـ ۲۳ سطر ۶۔

(۲۲) خطیب نے محمد بن سعید کاتب سے روایت کی کہ میں نے عبداللہ بن داؤد سے سنا، کہتے تھے کہ اہلِ اسلام پر اپنی نمازمیں ابوحنیفہ رحؒ کیواسطے دعا کرنا واجب ہے، کہ انہوں نے لوگوں کیواسطے سنن اور فقہ کو محفوظ کر دیا، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صـ ۲۳ سطر ۱۲۔

(۲۳) - احمد بن محمد بلخی سے روایت کی کہ میں نے شداد بن حکیم سے سنا کہتے تھے، کہ میں نے

ابوحنیفہؒ سے زیادہ تر عالم نہ دیکھا۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۳ سطر ۱۴۔

(۲۴)۔ اور اسمٰعیل بن محمد فارسیؒ سے، روایت کی، کہ میں نے مکی بن ابراہیم سے سنا، کہتے تھے، کہ ابوحنیفہؒ اپنے اہل زمانہ میں سب سے زیادہ تر عالم تھے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۳ سطر ۱۴۔

(۲۵) خطیب نے علی بن حفص بزاز سے روایت کی، کہ حفص بن عبدالرحمٰن تجارت میں امام کے شریک تھے، سو انہوں نے حفص بن عبدالرحمٰن کے پاس کپڑے میں اسباع کو بیجا یعنی تھانوں کی گٹھڑی بیجی، اور اطلاع کی، کہ فلانے فلانے کپڑے میں نقصان ہے، جب بیچنا تو مشتری کو اس کا عیب جتا دینا، سو حفص نے اس کو بیچا اور مشتری کو اس کا عیب بتانا بھول گئے، جب ابوحنیفہؒ کو یہ حال معلوم ہوا، تو تمام مال کی قیمت خیرات کر دی، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۳ سطر ۱۷۔

(۲۶)۔ بالیقین معلوم ہو گیا، کہ صحیحین کی حدیث مذکور لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجال من فارس کا عمل صحیح امام اعظمؒ اور ان کے اصحاب ہیں، کیونکہ اہل فارس میں ان سے زیادہ تر کوئی عالم عالی فہم و دقیقہ رس نہیں ہوا۔ تو امام کیواسطے یہ بشارت اور فضیلت عظیم الشان ہے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۳ سطر ۲۲۔

(۲۷)۔ امام کو امام الائمہ اسواسطے کہا، کہ ان کا اجتہاد سب مجتہدین مشہورین سے مقدم ہے اور اجتہاد کا دروازہ انہیں نے کھولدیا۔ بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۳ سطر ۲۵۔

(۲۸)۔ اور حاصل کلام یہ ہے کہ بیشک امام ابوحنیفہؒ نعمان معجزات مصطفویؐ میں سے قرآن کے بعد بڑا معجزہ ہے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۳ سطر ۲۷۔

(۲۹)۔ اور البتہ حق تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے، حکم شریعت اور سیاست کا تصرف میں امام کے اصحاب اور اتباع کے امام کے زمانے سے ان دنوں تک تا اینکہ امام کے مذہب کے موافق عیسیٰ علیہ السلام حکم کرینگے۔ ھ۔ یعنی احکام مذہب حنفی کے روم اور توران کی سلطنت میں تا زمان شارح بلکہ اب تک جاری ہیں، اور یہ جو کہا، کہ حضرت عیسیٰؑ بھی اسی مذہب کے موافق عمل کرینگے، سو چلپی محشی نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے، کہ حضرت مسیحؑ اجتہاد کرینگے، اور ان کا اجتہاد ابوحنیفہ کے اجتہاد کے موافق پڑے گا۔ بلفظہٖ غایۃ الانظار۔ صہ ۲۴ سطر ۷۔

(۳۰)۔ امام بین العلماء کیونکر مخصوص بامر عظیم نہ ہو، حالانکہ امام تو صدیقؓ کی مانند ہے، اس کو اپنی ذات کے عمل کا ثواب ہے، اور اس شخص کے برابر ثواب ہے، جنے فقہ کو مدون اور جمع کیا، اور

فقہ کے احکام کو فقہ کے اصول عظام پر متفرع کیا قیامت تک. بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۴ سطر ۲۷۔

(۳۱) خوارزمی نے مجموعہ مسانید امام میں کہا، کہ امام نے سب سے پہلے علم شریعت کو مدوّن کیا، اور ابواب پر مرتب کیا، اور پھر ان کے بعد مالکؒ نے موطا میں وہی طریقہ اختیار کیا، اس باب میں ابوحنیفہؒ سے کسی نے سبقت نہیں کی، اسواسطے کہ صحابہؓ اور تابعین نے علم شریعت میں ابواب کر کے کوئی تصنیف نہیں کی، ان کو اپنی یاد پر اعتماد تھا، سو امامؒ نے جب علم کو منتشر دیکھا، اور متاخرین کے سوء حفظ سے ڈرے، کہ مبادا علم ضائع ہو جائے، تو تدوین مستحسن جانی، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۵ سطر ۱ الخ۔

(۳۲) کس طرح ممتاز نہ ہو اور علماء سے حالانکہ امام کے مذہب کے تابع اور مقلد ہوتے آئے ہیں، اکثر اولیائے کرام ان حضرات میں سے جو متصف بصفات مجاہدہ ہیں، اور موصوف بہ تیز روی میدان متابعہ چنانچہ ابراہیم ادہمؒ اور شفیق بلخیؒ اور معروف کرخیؒ اور ابویزید بسطامیؒ اور فضیل عیاضؒ اور داؤد طائیؒ اور ابو حامد لفافؒ اور خلف بن ایوبؒ اور عبداللہ بن مبارکؒ اور وکیع بن جراحؒ اور ان کے سوا جن کا شمار نہایت پذیر نہیں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۵ سطر ۱۰۔

(۳۳)۔ سو اگر یہ اولیائے کاملینؒ امام میں کچھ شبہ پاتے، تو ان کے تابع اور مقتدی نہ ہوتے اور نہ ان کی موافقت کرتے، یعنی حقیقت مذہب امامؒ کی ایک یہ بھی دلیل ہے، کہ ارباب کشف اور شہود کے ان کے تابع اور مقتدی ہیں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۵ سطر ۱۳۔

(۳۴)۔ میں نے سنا، استاد ابو علی دقاق سے وہ کہتے تھے، کہ میں نے یہ طریقہ لیا، ابوالقاسم نصر آبادی سے اور ابوالقاسمؒ نے کہا، کہ میں نے اسکو لیا شبلیؒ سے، اور شبلیؒ نے لیا سری سقطیؒ سے اور سری سقطیؒ نے لیا حضرت معروف کرخیؒ سے، اور معروف کرخیؒ نے لیا داؤد طائیؒ سے اور داؤد طائیؒ نے علم اور طریقہ تصوف لیا حضرت ابوحنیفہؒ سے، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۵ سطر ۱۹۔

(۳۵)۔ اور ہر ایک نے ان اکابر سے ثنا کی ہے، امام پر اور ان کی فضیلت کا اقرار کیا ہے۔ سو تعجب کرتا ہوں تجھ سے اے بھائی، کیا تجھ کو نیک پیروی نہ تھی، ان بزرگوں میں، کیا ان پر جھوٹ بولنے کا گمان تھا، اس اقرار اور افتخار میں اور حالانکہ وہ حضرت امام اور پیشوا ہیں، اس طریقہ تصوف اور ولایت کے اور وہ شریعت اور حقیقت والے لوگ ہیں، الخ۔ شارح کا یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جو امامؒ کے امر میں منکر اور متردد ہیں، بلفظہٖ غایۃ الاوطار صہ ۲۵ سطر ۲۴۔

مصنوعی ربانی اپنا منہ دیکھے اور اس پر غور کرے۔

(۳۶) جو اہلِ کمال کہ آنحضرات کے بعد ہیں، وہ شریعت اور طریقت اور حقیقت میں اُن کے تابع ہیں اور جو بات کہ ان بزرگوں کی سمجھ بوجھ کے مخالف ہے، وہ مردود اور ایجاد ناپسند ہے، اور حاصل کلام اور قول مجمل یہ ہے، کہ امام ابوحنیفہ کے زہد اور تقوای اور عبادت اور علم اور فہم میں دوسرا کوئی شریک نہیں یعنی بے نظیر ہیں، بلفظہ غایۃ الاوطار صفحہ ۳ سطر ۲۷۔

(۳۷) خطیب نے ربیع سے روایت کی، کہ میں نے شافعی سے سُنا، کہتے تھے، الناس عیال علی ابی حنیفۃ فی الفقہ۔ یعنی لوگ ابوحنیفہ کے عیال (بچے) ہیں فقہ میں اور خطیب نے حرملہ بن یحیی سے روایت کی، کہ میں نے محمد بن ادریس شافعی سے سُنا کہتے تھے، کہ لوگ ابوحنیفہ کے عیال (بچے) ہیں فقہ میں، ابوحنیفہ ان میں سے ہے، جسکو فقہ کی توفیق دی گئی، بلفظہ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۷ سطر ۱۳۔

(۳۸) فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ

سو لعنت ہمارے رب کی بقدر شمار ریت کے اُس پر، جو ابوحنیفہ کے قول کو رد کرے۔ بلفظہ غایۃ الاوطار، صفحہ ۲۶ سطر ۱۶۔

(۳۹) ۔ یہ قول صحیح ہے، کہ ابوحنیفہ نے سات صحابیوں سے حدیث سنی، چنانچہ او رحرمۃ المفتی میں مشرح ہے، اور بیس صحابیوں کا زمانہ پایا عمر کے حساب سے، بلفظہ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۷ سطر ۵۔ (اسلیے طبقہ تابعین میں ہیں)۔

(۴۰) ۔ مسند خوارزمی میں سبقت الائمہ سہلی سے منقول ہے، کہ یہ بات مشہور ہے، کہ امام نے چار ہزار استادوں کی علمار تابعین سے شاگردی کی، اور علم فقہ حاصل کیا، لیکن اپنے علم پر اپنی زبان سے فتوای نہ دیا، یہاں تک کہ انہوں نے اجازت دی، تو کوفہ کی جامع مسجد میں مجلس کے اندر بیٹھے، اور ہزار شاگرد امام کے جمع ہوئے، ان میں بزرگ تر اور فاضل تر چالیس شاگرد تھے، جو رتبہ اجتہاد کو پہنچے تھے، بلفظہ غایۃ الاوطار صفحہ ۲۹ سطر ۳۔

سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ یہ چالیس نمبر فضائل اجوالفاظ ہادی، زاہد پاک کے اعداد جمل اور چالیس ابدال کے برابر ہیں، حضرت امام الائمہ سراج الامۃ کی صرف کتاب سے جسکی تعریف میں یہ لکھا گیا ہے، کہ اس کا لکھنا حرم کعبہ شریف میں شروع ہوا اور تکمیل اس کی مدینہ منورہ میں روبرو باذن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بکر

اور حضرت عمر رضؓ کے ہوئی، لکھے گئے ہیں، ورنہ ان کے فضائل بکثرت ہیں، جن کو طوالت کیوجہ سے ترک کیا گیا ہے، بلا شبہ حضرت امام اعظم رحؓ کا دشمن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے، اور وہ واقعی کافر اور مرتد ہے۔

میاں عبدالرحمن مصنوعی صوفی، مصنوعی حنفی، مصنوعی مجددی نے ان کو سرسری نظر سے بھی نہ دیکھا، میں کہتا ہوں، کہ اگر کوئی مردود سے مردود، گمراہ سے گمراہ، بدبخت سے بخت ان فضائل پر غور کرتا، جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لکھے گئے ہیں، وہ بھی مسلمان اہلسنت والجماعت امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مقلدین حضرت امام اعظم رحؒ میں داخل ہو جاتا۔ بشرطیکہ خداوندکریم توفیق ہدایت دیتا، مگر معلوم ہوتا ہے، کہ ان ہر سہ وہابی اور شیعہ صاحبان کو یہ توفیق خداوندکریم کی طرف سے نہ ملی، انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ اور یہ انکار نزالکفر ہے۔ یہ مصنوعی حنفی دنیا میں بھی انشاء اللہ تعؔ ذلیل ہونگے اور قیامت کے دن جہنم میں داخل ہونگے۔

پنجم: اہل سنت والجماعت مذہب حنفیہ کا نکات، اور مشیت الٰہی سے ثبوت۔

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم ذاتی اللہ ہے، جس کے چار حروف ہیں۔

۲۔ حضرت سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ذاتی محمد ہے، اس کے بھی چار حروف ہیں۔

۳۔ جیسے کہ اللہ تبارک وتعؔ کے نام پر تشدید کا تاج مزین ہے، اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر بھی تشدید کا تاج موجود ہے، اور قدرت الٰہی سے ہر دو اسماء مبارک غیر منقوط ہیں،

۴۔ سب سے پہلے قرآن شریف میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے، اس میں بھی تین اسمائے مبارک پہلا اسم ذاتی دوسرے دو اسماء صفاتی اللہ۔ رحمن اور رحیم ہیں، ان کے بارہ حروف ہیں،

۵۔ آسمان پر خداوندکریم کے حکم سے بارہ بروج ہیں۔

۶۔ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۷۔ اسی طرح محمد رسول اللہ کے بھی بارہ حروف ہیں، قدرت الٰہی سے یہ کلمہ طیبہ بھی غیر منقوط ہے۔

۸- اور اسی طرح ابی بکر الصدیقؓ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۹- اور پھر اسی طرح عمر ابن الخطابؓ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۰- اور اسی طرح عثمان ابن عفانؓ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۱- اور اسی طرح علی ابن ابی طالبؓ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۲- اور اسی طرح صراط المستقیم کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔

۱۳- اور پھر اسی طرح سبیل المؤمنین کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۴- اور اسی طرح ملت ابراہیمیہ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۵- اور پھر اسی طرح نعمان ابن ثابت کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۶- اور پھر اسی طرح حضرت امام اعظمؒ کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۷- اور پھر اسی طرح سچا۔ پکا دینداراُسکے بھی بارہ حروف ہیں

۱۸- اور پھر اسی طرح اس احقر (افضل احمدی مذہب) کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۱۹- اسی طرح اہلسنت والجماعت کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۲۰- اسی طرح نجات المؤمنین کے بھی بارہ حروف ہیں۔

۲۱- اسی طرح فلاح المؤمنین کے بھی بارہ حروف ہیں۔ (۲۲)۔ اسی طرح عباد الصّٰلحین کے بارہ حروف ہیں۔

ششم۔ نکات قدرت الٰہیہ مکمل بحساب اعداد جمل یہ ہے۔

اصل اہلسنت والجماعت کی تعریف جو اس سے الگ ہے، وہ فرقہ ضالہ میں داخل ہے

آخیر پر جزو آیت شریف ومن یضلل اللّٰہ فما لہٗ من ھاد (سورۃ رعد) پر غور کرتے ہوئے

نکتہ یاد آگیا جس کے معنی یہ ہیں، کہ جس شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ گمراہ کر دے، اس شخص کو کوئی

ہدایت نہیں کر سکتا ہے، اس جزو آیت شریف کے اعداد جمل بارہ سو اٹھاسی ۱۲۸۸ ہیں، جو

مطابق اور برابر ہوتے ہیں، ان ہر سہ ناموں کے۔

۱- مولوی سید عبدالرحمٰن مصنوعی صوفی حنفی مجددی بیدلی ۱۲۸۸

۲- احسان علی خان رئیس منزل ۱۲۸۸

۳- مولوی محمد یوسف اہلحدیث بے ادب وہابی کم مایہ جےپوری ۱۲۸۸

خدا ہدایت کی توفیق دے، مگر امید کم ہے۔

نکتہ دوم۔ جو کوئی شخص مسلمان کہلا کر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کا انکار کرے، اور سبیل المؤمنین، صراط المستقیم کے برخلاف چلے، وہ واقعی کافر اور مرتد ہے، اور کلمات قرآنی مغضوب اور ضالین (سورۃ فاتحہ) کے اعداد جمل کے مطابق ہے۔ ان دونوں الفاظ کے اعداد جمل ۲۷۳۹ ہیں، جو پورے برابر ہیں، ان ہر سہ ناموں کے یعنی

(۱)۔ عبد الرحمٰن مصنوعی حنفی ۸۱۹

(۲)۔ محمد یوسف اہلحدیث وہابی ۸۳۰

(۳)۔ احسان علی خان ہاجرہ ۱۰۹۰

میزان کل ۲۷۳۹

لیجئے مبارک ہو، اور اسکے جواب کا تارک نہ ہو۔

دعا

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ و اھل بیتہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

یارب دلِ ما رو بہدایت بادا دور از روشِ اہلِ ضلالت بادا

یارب ہمگی زیستن و مردنِ ما بر مذہب اہلسنت و جماعت بادا

نقل خط

۷۸۶

قاضی فضل احمد صاحب سلمہٗ۔ سلام مسنون۔ ملزم صوفی کو ۱۳ جنوری ۱۹۱۳ء کو دو جرموں میں نو ماہ کی قید ہوگئی ہے، یہ سزا ایک وقت شروع ہوگی، اس حساب سے چھ ماہ قید کی سزا اسکو بھگتنی پڑیگی، اطلاعاً گذارش ہے، آپ اسکے جواب مکمل لکھیں، زیادہ سلام مسنون۔

(محمد علی مالیری)